سبق-18

غُبّارے

فرحان بیساکھیوں کے سہارے اسکول کی جانب بڑھا، ٹھک، ٹھک، ٹھک! اسکول کے میدان میں بچے دھما چوکڑی مچا رہے تھے، ذرا رک کر فرحان نے اِدھر اُدھر دیکھا، پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھا۔ اس کا چہرہ بہت اداس تھا، اسی وقت اسکول میں مناجات کے لئے گھنٹی بجی۔ سب بچے تیزی سے اندر کی جانب دوڑ پڑے۔ فرحان ایک جانب ہٹ گیا۔ بچوں کی بھیڑ، کسی کھلکھلاتی پہاڑی ندی کی طرح اندر جانے لگی۔

فرحان، دیوار کا سہارا لئے تھا۔ اس کی آنکھیں، اتنی ہی تیزی سے دوڑ رہی تھیں، جتنی تیزی سے بچوں کے پیر، اسی لمحہ اسے زور کا جھٹکا لگا۔ اس کے ہاتھ سے بیساکھی چھوٹ گئی اور اچانک فرحان گر پڑا۔ اس نے دیکھا امجد اسے منہ چڑھاتا اسکول میں داخل ہو رہا تھا۔

فرحان نے کھڑے ہونے کی کوشش کی، لیکن لڑکھڑا گیا، ٹھیک اسی وقت اس کے ایک ہم درجہ دوست ذیشان نے اسے اٹھایا اوراس کی بیساکھیاں پکڑا دیں۔ سامنے اسکول کی لیڈی پرنسپل محترمہ عظمت کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھیں، چوٹ تو نہیں آئی فرحان؟ پرنسپل صاحبہ نے پوچھا! نہیں محترمہ! فرحان مسکراتے ہوئے اٹھا، پرنسپل صاحبہ کی آنکھوں میں شفقت جھلک رہی تھی، فرحان اپنی چوٹ بھول گیا۔

''میں نے امجد کو دیکھ لیا ہے، تم اپنے درجہ میں جاؤ۔'' فرحان ہمیشہ ایسا نہیں تھا وہ بھی اور بچوں کی طرح ہی بہت تیز ترار تھا۔ پڑھنے لکھنے میں جتنا ذہین تھا، وہیں کھیل کود میں بھی لیکن بدقسمتی سے دو سال قبل وہ ''پتنگ'' اڑانے کے دوران، اپنے ہی گھر کی چھت سے گر پڑا، اور اُسی وقت سے چلنے کیلئے بیساکھیوں کا سہارا لیتا ہے۔ فرحان کی زندگی ہی بدل گئی تھی، پہلے کا فرحان، اس حادثہ کے بعد کھویا کھویا رہتا۔ وہ اب اپنے درجہ میں بھی رفتہ رفتہ پچھڑتا جا رہا تھا۔ وہ اپنے درجہ میں ہمیشہ آگے کی سیٹ پر بیٹھا کرتا تھا لیکن اب......؟

ایک بار تو اس نے اسکول چھوڑنے کی ہی ٹھان لی، مگر اس کی ''ماں'' نے اسے بہت سمجھایا کہ تعلیم کے بغیر انسان ایک کھردرے پتھر کی مانند ہو جاتا ہے۔ تعلیم سے آراستہ ہو کر ہی انسان کامیاب زندگی گزار سکتا ہے اور ملک وقوم کی خدمت کر سکتا ہے۔ تب کہیں فرحان کی سمجھ میں تعلیم کی اہمیت کا احساس جاگ اٹھا اور اس نے اسکول چھوڑنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

ایک دن کی بات ہے۔ موسم خوشگوار تھا۔ بچے اسکول کے میدان میں اچھل کود کر رہے تھے۔ اس دن فرحان نئے کپڑے پہنکر آیا تھا، کیوں کہ اس کی پیدائش کا دن تھا۔ اس کے ہاتھ میں ڈھیر سارے غُبارے تھے، لال، نیلے، ہرے، پیلے، بیگنی اور سفید غبارے!

فرحان نے یہ سبھی غبارے اپنے دوستوں کو دینے کے لئے لایا تھا۔ اسی وقت امجد بھاگتا دوڑتا ہوا آ گیا اور ایک ہلکے سے جھٹکے سے سبھی غباروں کی ڈوریاں، توڑ دی!

فرحان چیخ پڑا، تو سب کی نظریں اس کی جانب گئیں۔ رفتہ رفتہ سارے غبارے اوپر کی جانب ہوا میں اٹھنے لگے اور پھر دُور دُور ہوا میں تیرنے لگے۔

اسکول کی پرنسپل صاحبہ فوراً وہاں آئیں، انہوں نے پورے ماحول کو سمجھ لیا۔ اسی وقت انہوں نے غبارے منگوائے اور فرحان سے کہا کہ ''لو! ان غباروں کو اپنے دوستوں میں تقسیم کردو''

فرحان نے اپنے سبھی دوستوں کو غبارے تقسیم کر دیئے، اور ایک غبارہ لے کر امجد کی جانب بڑھا، امجد تعجب سے اس کی جانب دیکھنے لگا اسے یقین نہیں تھا کہ فرحان اسے بھی غبارہ دے گا۔ فرحان نے امجد کو غبارہ دیا تو امجد کی آنکھیں شرم سے جھک گئیں!

اسکول کے سبھی بچے غبارے لے کر باہر میدان میں آئے اور اپنے اپنے غباروں کو کافی دیر تک ہوا میں اڑاتے رہے۔ محترمہ عظمت صاحبہ اور سبھی اساتذہ صاحبان یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔ فرحان ایک جانب خاموش کھڑا تھا۔ وہ حسرت بھری نگاہوں سے تیرتے ہوئے غباروں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ سب سوچ رہے تھے، میرا غبارہ سب سے اونچا جا رہا ہے۔

اچانک محترمہ عظمت بول اٹھیں!! کیوں نہ ایک دن غباروں کا کھیل منعقد کرایا جائے، بچوں کو بہت مزہ آئے گا''

دوسرے دن انہوں نے اسکول ہی میں ''غباروں کے مقابلے'' کا اعلان کر دیا۔ سب بچے ایک ایک غبارہ اڑائیں گے، ہر غبارہ میں ایک ''پوسٹ کارڈ'' بندھا ہوا ہوگا۔ پوسٹ کارڈ میں پتہ کی جگہ بچے اپنا نام اور پتہ لکھ دیں گے۔ اسطرح ڈاک سے آنے پر معلوم ہوگا کہ کس کا غبارہ کتنی دور گیا۔ جس کا غبارہ سب سے دور جائے گا اسے ہی انعام دیا جائے گا۔

دوسری صبح اسکول کے احاطے میں غباروں کا میلہ نظر آنے لگا۔ چھوٹے بڑے، رنگ برنگے غبارے آہستہ آہستہ ہوا میں تیر رہے تھے۔ کوئی کہہ رہا تھا ''میرا غبارہ سو کیلو میٹر دور جائے گا'' تو کوئی پانچ سو کیلو میٹر کے سفر کا اندازہ کر رہا تھا۔ سب بڑھ چڑھ کے بول رہے تھے۔ محترمہ عظمت تالی بجا کر غبارے اڑانے کا اشارہ دینے جارہی تھیں کہ ان کی نظر اچانک فرحان پر پڑی۔ وہ نم آنکھوں سے چہکتے بچوں کی طرف دیکھ رہا تھا اور اس کا ہاتھ خالی تھا۔ ''تمہارا غبارہ کہاں ہے؟'' محترمہ عظمت نے پوچھا!

''جی! لایا نہیں ہوں'' فرحان نے کہا۔

کیوں؟

فرحان خاموش رہا!

عظمت صاحبہ سمجھ گئیں کہ فرحان'' غباروں کے مقابلہ'' میں حصہ کیوں نہیں لے رہا ہے؟ انہوں نے فوراً ایک بڑا غبارہ منگوایا، بولیں ''اب جلدی سے اس میں ایک پوسٹ کارڈ باندھ دو''

غبارہ لے کر فرحان بیساکھی کے سہارے میدان میں آ گیا! تو اس کے ہم درجہ کسی دوست نے کہا کہ'' اس کا غبارہ اڑے گا یا لنگڑا کر چلے گا'' جواب میں سب ہنس پڑے! فرحان کا کان لال ہو گیا۔ اس کی طبیعت ہوئی کہ ابھی ابھی غبارہ چھوڑ کر بھاگ جائے، لیکن......؟ اسی وقت محترمہ عظمت نے تالی بجائی،

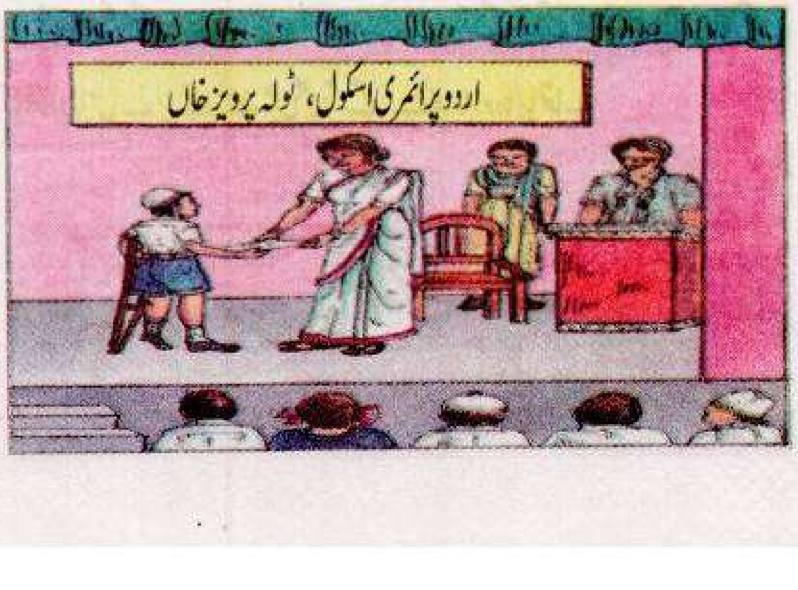

سب بچوں نے غباروں کو ہوا میں چھوڑ دیا۔ میدان میں صرف ایک غبارہ لہراتا رہا، وہ فرحان کے ہاتھ میں تھا۔ فرحان نہ جانے کس سوچ میں ڈوبا ہوا تھا کہ اچانک اس نے بھی چونک کر غبارہ چھوڑ دیا اور بیساکھیاں ٹھکٹھکاتا ہوا اپنے درجہ میں چلا گیا۔

ایک دن گذرا، دو دن گزرے، پوسٹ کارڈ واپس آنے لگے۔ غبارے کافی دوُر دور تک گئے تھے۔ فرحان کا پوسٹ کارڈ ابھی تک نہیں آیا تھا۔

کامیاب ہونے والے امیدواروں کے اعلان کا دن تھا، لیکن فرحان کا ''پوسٹ کارڈ'' ابھی تک نہیں آیا تھا، اور بھی کئی بچوں کے پوسٹ کارڈ آنے والے تھے۔ دوپہر کی ڈاک میں چند ''پوسٹ کارڈ'' آگئے۔ سب بچے بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔ شام کو میدان میں سب یکجا ہوئے۔ لیڈی پرنسپل عظمت صاحبہ، پوسٹ کارڈوں کو پڑھنے لگیں۔ انہوں نے کامیاب امیدوار کے نام کا اعلان کر دیا، تو سب بچے چونک گئے۔ فرحان کا غبارہ سب سے دوُر گیا تھا۔ فرحان کو اپنے کانوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا، سب بچے حیرانی کے ساتھ فرحان کی جانب دیکھ رہے تھے۔

لیڈی پرنسپل محترمہ عظمت نے پیار سے فرحان کا کندھا تھپتھپادیا۔ فرحان نے ان کی جانب دیکھا اور پھر مسکرادیا، اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے، تھوڑی دیر بعد وہ اپنے گھر کی جانب جا رہا تھا، تیز تیز قدموں سے، فرحان کو لگ رہا تھا، جیسے ، وہ سب سے آگے آگے دوڑ رہا ہو! اس کا کھویا ہوا اعتماد لوٹ آیا تھا اور اس نے پڑھنے لکھنے میں بھی آگے رہنے کا ارادہ بنا لیا تھا۔

ماخوذ

پڑھیے اور سمجھیے:

حساس = حس اور اندازہ سے کسی چیز کو معلوم کرنے والا

مناجات = خدا کی بارگاہ میں دُعا کرنا

خوشگوار = دل کو بھلی لگنے والی چیز

تعجب = حیرت

پڑھیے اور جواب دیجیے:

(1) فرحان اداس کیوں کھڑا تھا؟

(2) فرحان کو تعلیم کی اہمیت کس طرح سمجھ میں آئی؟

(3) فرحان غبارے کیوں لایا تھا؟

(4) امجد کی آنکھیں شرم سے کیوں جھک گئیں؟

(5) غباروں کا کھیل اسکول میں کیسے کھیلا گیا؟

خالی جگہوں کو مناسب لفظ سے پُر کیجیے:

(1) تعلیم سے.........ہو کر انسان کامیاب زندگی گذار سکتا ہے۔

(2) فرحان نے امجد کو غبارہ دیا تو امجد کی آنکھیں..........سے جھک گئیں۔

(3) جس کا غبارہ سب سے دور جائے گا اسے ہی.................دیا جائے گا۔

(4) کیوں نہ ایک دن غباروں کا کھیل.....................کرایا جائے۔

(5) وہ نم آنکھوں سے.........................بچوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

آراستہ/شائستہ

شرم/حیا

انعام/اکرام

انعقاد/منعقد

چہکتے/کھیلتے

کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملایئے:

(الف)	(ب)
کان لال ہونا	شاباشی دینا
شفقت جھلکنا	سہارا لینا
بیساکھی پہ چلنا	غصہ ہونا
تالی بجانا	پیار آنا

درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

غبارہ : ________________

دیوار : ________________

بیساکھی : ________________

خوشگوار : ________________

پوسٹ کارڈ : ________________

☆ غباروں سے اور کس طرح کے کھیل کھیلے جا سکتے ہیں؟ درجہ میں اساتذہ کے زیر نگرانی مظاہرہ کریں۔

غور کیجیے:

☆ حرف کے آخر میں ''ر'' جوڑتے ہوئے لفظوں کی تشکیل کریں۔

مثلاً: پر۔ بیمار۔ دیوار۔

1 ________ ________ ________

2 ________ ________ ________

3 ________ ________ ________